Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ — لاہور پاکستان

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ روپے — سہ ماہی ۷ روپے — ماہوار ۲½ روپے

یوم سہ شنبہ — ۳ رمضان المبارک ۱۳۶۹ ھ — فی پرچہ ۱ آنہ



جلد ۳۸/۴ — ۲۰ احسان ۱۳۲۹ ہش — ۲۰ جون ۱۹۵۰ء — نمبر ۱۴۳

## ہندوستان و پاکستان کو نہرو لیاقت معاہدے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے (دیوان چند) سیٹھ

لاہور ۱۹ جون آج شام ریڈیو پاکستان لاہور سے بھارت کے خیر سگالی مشن کے لیڈر لالہ بھیم سین سچر نے اپنی الوداعی تقریر میں کہا۔ کہ ”میں اس امر کے اظہار سے مسرت محسوس کرتا ہوں۔ کہ آپ کی حکومت اور اخبارات کی بے لوث تائید و حمایت کی بدولت ہمارا وفد اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہے“۔ حکومت اور پاکستانی عوام کی طرف سے خیر سگالی مشن کی پرتپاک آؤ بھگت اور شاہانہ مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لالہ صاحب موصوف نے کہا کہ ”میں یہ بیان کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ دونوں ملکوں کے مابین رشتہ مودت قائم کرنے میں اس مشن نے بہت سے ایسے گڑے مسائل کا حل دریافت کرنے میں غیر سرکاری طور پر پہلا تعمیری قدم اٹھایا ہے۔ جن کا براہ راست تعلق دونوں ملکوں کے مہاجرین سے ہے۔ اور میری یہ دلی امید ہے۔ کہ ان کا تسلی بخش حل عوام کو بہت جلد حاصل ہو جائے گا۔ تمام امور میں پاکستان اور بھارت کے تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر سچر نے کہا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان آپس میں دوست بن کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ اور انہیں مخالف سمتوں میں رہ کر کوئی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ انہیں اپنے بچاؤ کی خاطر ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔ اس لئے دونوں حکومتوں میں سے کسی کو ایک دوسرے کے خلاف کچھ کہنا چاہیئے اور نہ لکھنا چاہیئے جس سے باہمی خوشگوار تعلقات پر برا اثر پڑے۔ آپ نے تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ دونوں ملکوں کو ایک دوسرے پر کامل اعتماد رکھنے سے پہلے ابھی بہت سی مشکلات کو سر کرنا ہے۔ ان دشواریوں اور رکاوٹوں کے باوجود امن و آشتی کا راستہ ہی ایک ایسا راستہ ہے۔ جس پر دونوں ملک اپنے تعلقات خاصہ کے میدان میں اکٹھے چل سکتے ہیں۔ خوش قسمتی سے نہرو لیاقت پیکٹ نے دونوں ملکوں میں باقاعدہ ترقی کے لئے بہا بہترین زمین مہیا کر دی ہے۔ ہماری ذہانت اور تدبر کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ محبت۔ بردباری اور جذبۂ اخوت کے ناقابل شکست رشتہ سے منسلک ہندوستان اور پاکستان دونوں متحد ہو کر اس دنیا میں مسیحائی کر کے دکھا سکتے ہیں۔ جو باہمی آویزشوں اور ایک دوسرے کے خلاف حسد کی وجہ سے پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ لالہ صاحب نے کہا کہ وہ ہز ایکسیلنسی قائد گورنر جنرل پاکستان اور ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب۔ ہز ایکسیلنسی گورنر سندھ و وزیر اعظم صوبہ سرحد اور پاکستان کے وزیر داخلہ کے بیحد شکرگزار ہیں۔ جنہوں نے اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اور غیر مسلموں کو پاکستان آنے سے متعلق یقین دلایا ہے۔ آپ نے خدا سے دعا مانگی کہ خویشہ عورتوں کی بازیابی۔

متروکہ جائداد کے تصفیہ ریل کی آمد و رفت اور تجارت کے آغاز سے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو مختلف مسائل موجود ہیں۔ ان کا جلد حل نکل آئے۔ اور پرمٹ سسٹم میں ایسی ترمیم ہو جائے۔ کہ دونوں اطراف سے لوگ بھارت و پاکستان میں آجا سکیں اور انسانی رشتہ دوبارہ قائم ہو جائے۔ جو پچھلے تین سال سے گھناؤنی شکل اختیار کئے ہوئے ہے۔ تقریر کے اختتام پر لالہ صاحب نے پاکستان کے عوام پاکستانی پریس اور حکومت کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے خیر سگالی کے مشن کو انتہائی کامیاب بنانے کے لئے پوری معاونت کا ثبوت دیا۔

## پاکستان کی ۱۹۵۱ء کی مردم شماری جدید طریقوں پر کیجائے گی

کراچی ۱۹ جون:۔ آج مردم شماری کی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے جس میں کہ صوبائی سپرنٹنڈنٹوں اور مرکزی نمائندوں نے شرکت کی تھی پاکستان کے وزیر داخلہ آنریبل خواجہ شہاب الدین نے کہا۔ اگلے سال یعنی ۱۹۵۱ء کی مردم شماری اقوام متحدہ کے بتلائے ہوئے طریقوں پر ہو گی۔ لیکن پاکستان کی بہبود کے پیش نظر ملک کی معاشرتی اقتصادی صنعتی روزگار کے متعلق تمام اہم بنیادی معلومات حاصل کی جائیں گی جو ملک کی آئندہ منصوبہ بندیوں کے لئے ضروری ہوں تاکہ ملک کے کاریگروں اور فنکاروں کے فن سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ملک کو پانچ صوبوں میں تقسیم کر کے پھر ان کے سب سرکل بنا دیئے جائیں گے۔ دائرے شمار کرنے والے کارکنوں کو پہلے باقاعدہ تربیت دی جائیگی۔ وزیر داخلہ نے پاکستان کے عام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے اس اہم کام میں تعاون کی اپیل کی۔ کانفرنس میں آج مردم شماری کے کمشنر مسٹر خالد نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کل بھی جاری رہے گی۔

## پاکستان ترکی کے میلے میں شرکت کریگا

کراچی ۱۹ جون:۔ ۲۰ اگست سے ۲۰ ستمبر تک ترکی میں جو بین الاقوامی میلہ منعقد ہو رہا ہے پاکستان نے اس میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ضروری انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ (سرکاری اطلاع)

## ڈکسن گلگت روانہ ہو گئے

راولپنڈی ۱۹ جون۔ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن آج سری نگر سے راولپنڈی پہنچے۔ اور آدھ گھنٹہ رہنے کے بعد گلگت اور اسکردو کے لئے روانہ ہو گئے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آپ آج شام تک راولپنڈی واپس آجائیں گے۔ اور پھر مری روانہ ہو جائیں گے

## آبپاشی کی دو سکیمیں مکمل ہو گئیں

کوئٹہ ۱۹ جون:۔ بلوچستان میں آبپاشی کی دو سکیمیں قریب الاختتام ہیں۔ ان سے ۱۳½ ہزار ایکڑ غیر مزروعہ زمین زیر کاشت آجائیگی معلوم ہوا ہے کہ دو اور اسی قسم کی سکیمیں اگست کے اواخر میں زیر عمل آجائیں گی۔ پہلی دونوں سکیمیں ضلع لورالائی کی ہیں۔

## ۷ ملکوں کیلئے ۴½ ہزار ٹن پٹ سن

کراچی ۱۹ جون:۔ مزید ۷ ملکوں کے لئے ساڑھے چودہ ہزار ٹن پٹ سن مخصوص کر دی گئی ہے۔ فرانس اور اٹلی کو ۵۔۵ ہزار ٹن۔ آسٹریلیا اور برازیل اور آئرلینڈ کو ۵۔۵ سو ٹن اور جاپان کو ۲ ہزار ٹن اور سپین کو ایک ہزار ٹن پٹ سن بھیجا جائیگا۔

## میکارتھر کا امریکی وزیر دفاع کو مشورہ

ٹوکیو ۱۹ جون:۔ آج امریکی وزیر دفاع مسٹر جانسن اور لارڈ بلیک لے نے جنرل میکارتھر سے ۲ گھنٹے تک ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل میکارتھر نے انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ ابھی جاپان پر امریکی فوجی تسلط قائم رہنا چاہیئے۔ اور اگر اب بھی امریکہ مزید فوجی امداد بہم پہنچا دے تو فارموسا اور دیگر اہم مقامات کو کمیونسٹوں کی زد سے بچایا جا سکتا ہے۔

## میجر جنرل نذیر کا آپریشن کامیاب رہا

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن اطلاع دیتے ہیں کہ

لندن ۱۹ جون:۔ مکرم میجر جنرل نذیر احمد صاحب کلیجے کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ اور ان کی طبیعت اب رو بصحت ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

## تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ کے متعلق

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کا ارشاد

”ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو وہ کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں یہ کہوں گا۔ کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) میں بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے شہر میں ہی تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے“۔ (الفضل ۔ ۲ مئی ۱۹۴۴ء)

الف۔ اے اور الف۔ ایس سی کالج میں داخلہ ۲۰ جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہے۔ اور دوسری اطلاع تک جاری رہے گا۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپیکٹس طلب فرمائیں۔ (پرنسپل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرکے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رویا

فرمودہ ۱۴ر جون ۱۹۵۰ء بمقام لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ایک اجلاس ۱۴ر جون کو ۷ بجے شام رتن باغ کے احاطہ میں منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر فرماتے ہوئے اپنا ایک تازہ رویا بھی بیان فرمایا تھا۔ جو احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

چند دن ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد ہے۔ جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے۔ مگر خواب میں میں اسکو ایک مرد نہیں سمجھتا بلکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے وہ تمام مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائمقام ہے۔ اس مرد پر ایک چادر پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح مار رہا ہے۔ جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر مارے جاتے ہیں۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے پیر ہیں وہاں کیچڑ میں دنیا بھر کی عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ ان کو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور میں اسکے سینہ پر چڑھ گیا۔ اور پھر میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں۔ اور جہاں اسکے پاؤں ہیں وہاں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے۔ مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لئے اپنے پیر مار رہا ہے۔ اور میں اس کے پاؤں کی حرکت کو روکنے اور ان عورتوں کو ابھارنے کے لئے اپنے پاؤں ہلاتے کر رہا ہوں۔ اسی دوران میں میں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں۔

اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آ گیا ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں۔ اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی۔ تو کب اٹھو گی۔ اور اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی۔

میں نے دیکھا کہ جوں جوں میں نے ان کو ابھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے۔ نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو میں عورتیں سمجھتا ہوں ابھرنی شروع ہوئیں۔ اور وہ اتنی نمایاں ہو گئیں۔ کہ میرے پیروں میں ان کی وجہ سے کھجلی شروع ہو گئی۔ اور اس آدمی کے پیر آپ ہی آپ کھلنے شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ بالکل کھل گئے۔ پھر میں نے اپنے مضمون کو بدل دیا۔ اور عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے میں نے کہا

یہ وقت اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کا وقت ہے۔ اگر اس وقت مرد اور عورت ملکر کام نہیں کریں گے۔ اور اسلام کے غلبہ کی کوشش نہیں کریں گے۔ تو اسلام دنیا میں غالب نہیں آ سکے گا۔ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو۔ اور اپنی ذمہ واریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کر سکو اتنی خدمت کرو۔

پھر میں اور زیادہ زور سے ان سے کہتا ہوں اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے۔ اور وہ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے۔ اور تمہیں بھی دین کا کام نہیں کرنے دیتے۔ تو تم ان کو چھوڑ دو۔ اور انہیں بتا دو۔ کہ تمہارا ان سے اسی وقت تک تعلق رہ سکتا ہے۔ جب تک وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور یہ الفاظ کہتے کہتے میری آنکھ کھل گئی۔

یہ رویا اس رویا سے جو پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اور جس میں ایک باغ اور ایک بادشاہ کا ذکر ہے ایک دو دن پہلے کی ہے۔

---

# مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

(۶)

**شیخوپورہ:**۔ نادار عورتوں کا سامان اسٹیشن تک پہنچایا گیا۔ محتاجوں کی مالی امداد کی گئی۔ یتیم لڑکوں کو کھانا کھلایا گیا۔ تین خدام قرآن ناظرہ اور دو کو نماز باترجمہ پڑھائی گئی۔ دو خدام کی آپس کی رنجش کو دور کیا گیا دو معزز غیر احمدی احباب کو کتاب دعوۃ الامیر دی گئی۔ ایک تبلیغی خط لکھا گیا۔ دو بار وقار عمل کیا گیا۔ نالیاں صاف کی گئیں۔ تحریک جدید کے وعدے لئے گئے۔ دو ٹرڈوں کی فہرست بنائی گئی۔

**چک جنوبی سرگودھا:**۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ خدام تقاریر کرتے رہے۔ نمازوں میں حاضری اچھی رہی۔ ایک وقار عمل کیا گیا۔ جس میں مسجد کی صفائی کی۔

**جوڑانوالہ:**۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ ۲ تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر بذریعہ وفود اور انفرادی شہر سے سات سات میل اردگرد علاقہ میں تبلیغ کی۔ تحریک جدید کے وعدوں کی وصولی کے لئے کوشش کی گئی

**محمود آباد اسٹیٹ:**۔ دو میل لمبی سڑک پر چھڑکاؤ کیا گیا۔ اور ایک ایکڑ میں نالی بھی بنائی گئی۔ دوسرے وقار عمل میں شام تک کام کرکے سڑک کو دو فٹ چوڑا کیا گیا۔ چھڑکاؤ بھی کیا گیا۔ حاضری ۳۰ کے قریب تھی۔ خدام کے علاوہ دوسرے احباب بھی شامل تھے۔ تیسرے وقار عمل میں سڑک کی صفائی کرکے چھڑکاؤ کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے لئے گیٹ بنائے گئے تفسیر کبیر اور ملفوظات باقاعدگی سے پڑھ کر سنائے جاتے رہے

**احمد نگر:**۔ وفود مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے بھجوائے گئے۔ وفود میں جانیوالے خدام کی تعداد ۲۵ ہے ۔۔۔ ۵۰۰ احباب تک بحیثیت مجموعی وانفرادی پیغام حق پہنچایا گیا ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ تقریباً ۵۰۰ سے زائد افراد کو تبلیغ کی گئی۔ مدرسہ احمدیہ کی ڈسپنسری میں سے ۸۰ مریضوں کو ادویات مفت دی گئیں۔ مجلس کے ایک رکن کے بیمار ہونے پر انہیں نور ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا گیا۔ ان کی تیمارداری کی گئی۔ اس ماہ میں نماز باجماعت کی حاضری ۹۰ فیصدی رہی ۲ تربیتی اجلاس ہوئے۔ ایک مجلس کا:

عام جلسہ ہوا جس میں فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ مختلف اوقات میں وقار عمل منایا جاتا رہا۔ ۳۰ فٹ کے قریب لمبی گلی کی مرمت کی گئی۔ تمام وقار عمل کا مجموعی وقت تقریباً دس گھنٹے ہے۔ اطفال کی تعداد ۲۰ ہے اطفال خدام کے دوش بدوش تمام تعلیمی و تربیتی مشاغل میں حصہ لیتے رہے۔

**چک ۹۶ گ۔ب لائل پور:**۔ ایک تربیتی جلسہ میں بعض خدام اور انصار نے تقاریر کیں۔ اطفال کو صبح کی نماز کے بعد قرآن شریف پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ اراکین نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے لئے دعا اور صدقہ کی تحریک کی۔ اس میں انصار اور لجنہ نے بھی حصہ لیا۔ اجتماعی طور پر مسجد میں دعا کی گئی۔

**ننگو کوٹی:**۔ اس ماہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ ہر روز صبح ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نماز عشاء سے پہلے تاریخ اسلام کا درس ہوتا رہا۔ پندرہ احباب کو تبلیغ کی گئی۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر چار وفود کو دیہات میں بھجوایا گیا۔ ۴ گاؤں میں ۱۰۰ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۲۰ ٹریکٹ تقسیم کئے

**پھلوال:**۔ مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ملحقہ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ شہر میں بھی تبلیغ کی گئی۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۵۰ء

# دُور کی کوڑی

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۸ رجون ۵۰ء

الغرض مودودی صاحب نے آیۃ خاتم النبیین کی جو تاویل فرمائی ہے۔ وہ بالکل بے جوڑ اور انمل سی ہے۔ تمام قرآن کریم میں شریعت کے جو اوامر اور نواہی ہیں۔ وہ ہر مسلمان کے اعتقاد کے مطابق اکمال و اختتام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہ امر بھی ہر مسلمان کے نزدیک مسلمہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کامل اسوہ حسنہ تھے۔ آپ نے نہ صرف قرآن کریم کے الفاظ ہی سکھائے۔ بلکہ اپنی آوردہ شریعت پر پورا پورا عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ پھر رسم متبنّٰی میں کیا خصوصیت تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر اس کے استیصال کے وقت یہ بھی بتایا۔ کہ اب چونکہ آئندہ کوئی نبی نہیں آنے والے اس لئے ہم اس رسم کو اس آخری نبی کے عمل سے توڑ کر قیامت تک کے لئے مثال قائم کر دیتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر قرآن کریم کے اس حصہ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے صاف صاف بتا دیا ہے۔ کہ تمام پہلے انبیاء علیہم السلام اس رسم کے خلاف عمل کرتے رہے ہیں۔ یا کم از کم اس کے خلاف تعلیم دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ آیۃ خاتم النبیین سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ما كان على النبي من حرج فيما فرض الله له سنة الله في الذين خلوا من قبل وكان امر الله قدرًا مقدورًا

یعنی اللہ تعالےٰ نے جو اس کے لئے فرض کیا ہے۔ (متبنّٰی کی مطلقہ سے نکاح) نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو ان لوگوں میں بھی جو گذر چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی سنّت چلی آئی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا حکم اندازہ کے مطابق مقرر کیا ہوا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی یہ قدیم سنّت ہے۔ اور پہلے لوگ بھی عمروں کی اس بد رسم کے خلاف عمل کرتے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں تو یہ مسئلہ ایسا تھا۔ کہ اس کے لئے خاص طور پر یہ دلیل کہ چونکہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آنے والا اس لئے رسول کریمؐ کے کردار سے اسکو توڑنا ضروری ہے اور بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ خصوصیت تو بڑی بات ہے۔ کیونکہ متبنّٰی کی مطلقہ سے نکاح نہ کرنا تو ایک ایسا فعل تھا۔ جس کے خلاف اللہ تعالےٰ کے کلام کے مطابق ہر صاحب شریعت نبی کی شریعت میں پہلے ہی حکم موجود تھا۔

اس بحث سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر یہ حقیقت کہ آئندہ چونکہ کوئی رسول یا نبی نہیں آنے والا۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عمل کو نمونہ بنایا جائے۔ تو اس کا اطلاق تمام احکام شریعت پر ہوتا ہے۔ نہ کہ خصوصاً صرف رسم متبنّٰی کی حرمت پر۔ اس لئے یہ حکم عام ہونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ صرف ایک خاص حکم کے ساتھ اس کو مخصوص کر دیا جاتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کی تاویل دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے۔ آیۃ خاتم النبیین کے سیاق و سباق میں کوئی ایسا قرینہ موجود نہیں ہے۔ جس سے آپ کی تاویل کی تائید ہوتی ہو۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر ایک آیت پیش کر کے عرض کیا ہے۔ یہاں قرینہ کلام آپ کی تاویل کے منافی ہے۔

چلو تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیتے ہیں۔ کہ یہاں کوئی خصوصیت ایسی موجود ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس اصول کو کہ چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر خود اپنے عمل سے اس بد رسم کو نہ توڑتے۔ تو شریعت اسلامیہ مکمل نہ ہوتی۔ اور پھر قیامت تک اس کا تدارک نہ ہو سکتا۔ آیت خاتم النبیین کے ذریعہ ہی قائم فرمایا ہے۔ تو سوال ہوتا ہے۔ کیا اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آنا تھا۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں ہو سکتی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذریعہ جو شریعت نازل ہوئی ہے۔ وہ مکمل ہے۔ اب اس میں نہ تو کسی قسم کی زیادتی ہو سکتی ہے۔ اور نہ کمی۔

ہم نے یہاں مودودی صاحب کی تاویلی خصوصیت کو فرض کر کے یہ عرض کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر فرض کیا جائے۔ کہ یہاں کوئی ایسی خصوصیت موجود ہے۔ کہ خاتم النبیین کی ایسی تاویل جو مودودی صاحب نے کی ہے۔ اس مقام میں اس کا بیان کرنا انسب تھا۔ تو یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اصل چیز تو شریعت کا ہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کا رسول کریم صلعم کے عمل سے حل ہونا ضروری تھا۔ اس لحاظ سے اگر ہم صرف اتنا مان لیں کہ جو احکام شریعت قرآن کریم میں دیئے گئے ہیں۔ وہ جاودانی ہیں۔ اب قیامت تک ان میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ احکام رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کردار سے قائم کئے گئے ہیں۔ تو عملاً یہ ماننے سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو آپ کی آوردہ شریعت کو ہی از سر نو قائم کرے کیا فرق پڑ جائے گا؟ دوسرے لفظوں میں اگر مودودی صاحب کی تاویل کو شریعت کے اختتام تک ہی محدود رکھا جائے۔ اور سلسلہ انبیاء پر اس کا اطلاق نہ کیا جائے۔ تو کیا اس کا عملاً وہی نتیجہ نہ ہوگا۔ جو سلسلہ انبیاء کو ختم کرنے سے مودودی صاحب حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

اختتام شریعت والی تاویل اس لئے انسب ہے۔ کہ اول تو یہاں سوال شریعت کے ایک مسئلہ کا ہے۔ انبیاء کے سلسلہ کا سوال نہیں ہے۔ دوسرے قرآن کریم میں اسکی تائید موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم ... الخ

یعنی ہم نے آج تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ یعنی جس شریعت پر تم قیامت تک مکلف کئے گئے ہو۔ وہ نازل کر دی گئی ہے۔ اکمال شریعت ہو چکا ہے۔ اب کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن اس کے بر خلاف قرآن کریم میں سلسلہ انبیاء کے اختتام کے متعلق ایک اشارہ بھی نہیں پایا جاتا۔ بلکہ تمام قرآن کریم میں ترسیل انبیاء کو سنت اللہ کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے۔ اور بلحوائے آیہ کریمہ لن تجد لسنة الله تبديلا۔ سلسلہ انبیاءؑ کا قیامت تک اجراء ثابت ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں ظاہر ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کو اپنی سنّت ترسیل انبیاءؑ کا اختتام منظور ہوتا، تو ضرور تھا۔ کہ جس کثرت سے اور غیر مبہم الفاظ میں اس نے اپنی ترسیل انبیاءؑ کی سنت کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اس کثرت سے نہ سہی۔ کم سے کم ایک دفعہ تو غیر مبہم الفاظ میں اس سنّت کے اختتام کا ذکر فرما دیتا۔ کم سے کم اس طرح جس طرح دین کے اکمال کا ذکر الیوم اکملت لکم دینکم کے غیر مبہم الفاظ میں فرمایا ہے۔ تاکہ مودودی صاحب کو "خاتم النبیین" کی ایسی دور دراز تاویل کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ خاتم النبیین کے الفاظ سلسلہ انبیاء کے اختتام کے بیان کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کیا ان الفاظ کی تاویل جو مودودی صاحب نے کی ہے۔ بالکل ایسی ہے۔ کہ ان کی کوئی اور تاویل نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے ہم مودودی صاحب کے ہی ایک دوسرے خط سے جو "تسنیم" ۱۷ رجون میں جناب اللہ دتا خوشاب کے نام شائع ہوا ہے۔ ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔

"جو امور دین میں اس نوعیت کی اہمیت رکھتے ہیں۔ کہ ان پر آدمی کے کفر و ایمان کا انحصار ہوتا ہے۔ ان کو اللہ تعالےٰ اپنی کتاب میں ایسے مبہم اور مہمل طریقوں سے بیان نہیں کرتا۔ کہ ان کے لئے لمبے چوڑے استدلالوں کی ضرورت ہو۔ وہ تو صاف صاف اس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ جس طرح ایمان باللہ ایمان بالرسالت ایمان بالآخرت وغیرہ مضامین کو بیان کیا گیا ہے۔ اور نماز اور روزہ کی فرضیت کا حکم دیا گیا ہے۔" (تسنیم ۱۷ رجون ۱۹۵۰ء)

سوال ہے کہ اگر ترسیل انبیاءؑ کی سنت اللہ تعالیٰ نے موقوف فرما دی تھی۔ تو کیا اس کا قرآن کریم میں ذکر اسی طرح صاف صاف نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ جس طرح مودودی صاحب نے فرمایا ہے۔ کیا "خاتم النبیین" کے الفاظ سے یہ مدعا حاصل ہو جاتا ہے۔ کیا خود مودودی صاحب کو ان الفاظ سے سلسلہ انبیاءؑ کا اختتام ثابت کرنے کے لئے لمبے اور پیچ در پیچ استدلال کرنے نہیں پڑے۔ دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت ترسیل انبیاءؑ موقوف کر دی ہے۔ تو کیا اس کے پاس "خاتم النبیین" کے الفاظ کے سوا جس کی اتنی لمبی تاویل کرنی پڑتی ہے۔ سلسلہ انبیاء کے اختتام کو بیان کرنے کے لئے کوئی ایسے صاف صاف الفاظ نہیں تھے، جیسا کہ خود مودودی صاحب کا مندرجہ بالا اصول تقاضا کرتا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ آیا قرآن کریم میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے خود اللہ تعالےٰ نے کوئی الفاظ استعمال کئے ہیں یا نہیں۔ سو عرض ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایسے الفاظ ضرور استعمال کئے ہیں۔ جو اس مفہوم کو صاف صاف ادا کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک جگہ کفار کا قول حضرت یوسفؑ کے متعلق آتا ہے۔

لن يبعث الله من بعده رسولا

یعنی اس کے بعد اللہ تعالےٰ کوئی رسول مبعوث نہیں کریگا۔ پھر سورۂ جن میں جنوں کا قول ہے۔ کہ جن بھی سمجھتے تھے۔ کہ لن يبعث الله احدا۔ یعنی اللہ تعالےٰ اب کسی کو مبعوث نہیں کریگا۔

دیکھئے یہ الفاظ کتنے صاف ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ترسیل انبیاءؑ کی سنت موقوف فرما دی تھی۔ تو ان الفاظ سے بہتر اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے اور کونسے الفاظ ہو سکتے ہیں۔ پھر کیوں یہ الفاظ استعمال نہ فرمائے۔ اس طرح تو مودودی صاحب کے مندرجہ بالا اصول کے مطابق ہی "خاتم النبیین" کے الفاظ چونکہ صاف صاف سلسلہ انبیاءؑ کے اختتام پر دلالت نہیں کرتے۔ بلکہ بڑے بڑے لمبے استدلالوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ کہ ان الفاظ سے وہ مفہوم ثابت کیا جائے۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کہ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ رسم متبنّٰی کے استیصال کے ذکر میں وہ خصوصیت موجود تھی۔ جس سے لازم آتا تھا۔ کہ یا تو شریعت کے اختتام کا ذکر کیا جاتا۔ اور یا ترسیل انبیاءؑ کے اختتام کا تو کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ خاتم النبیین سے ہم شریعت کے اختتام کے معنی لیں۔ نہ کہ سلسلہ انبیاءؑ کے

(باقی دیکھو صفحہ آخری کالم پر)

دارالافتاء ربوہ

# رمضان کے روزے

از محترم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

(۲)

## روزہ کیا ہے؟

طلوع فجر سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ کھانا نہ پینا اور نہ ہی اپنی بیوی سے ہمبستر ہونا بشرطیکہ اس میں نیت اللہ تعالےٰ کی عبادت ہو روزہ کہلاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کی برائیوں سے گپ بازی سے اور فضول اور لغو کاموں سے انسان باز رہے۔ سارا دن ذکر الٰہی اور اللہ تعالےٰ کی یاد میں بسر کرے۔ یعنی خواہ وہ کوئی دنیوی کام ہی کر رہا ہو۔ اللہ تعالےٰ کی یاد اس کے دل سے محو نہ ہو۔ حقیقی روزہ اسی کا نام ہے صرف بھوکا پیاسا رہنا اور اپنی بدعادات کو ترک نہ کرنا روزہ کے مقصد کو پورا نہیں کرتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ و شرابہ یعنی جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کو ترک نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ کو ایسے شخص کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رمضان کے دنوں میں صدقہ وخیرات بھی کثرت سے کرنی چاہیئے۔ انسان کا ہاتھ کھلا رہے۔ اور دوست احباب کی خاطر مدارات میں بھی سبقت دکھائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ کہ رمضان کی ہر رات میں آپ پر جبرائیل نازل ہوتے۔ اور ان دنوں میں آپ یوں سخاوت کرتے۔ جیسے تیز ہوا چلتی ہے۔

## روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا لینا

اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے۔ تو اس کا روزہ علیٰ حالہ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزے میں واقع نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے۔ کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگوں کو اسے یاد نہیں دلانا چاہیئے اللہ تعالےٰ اسے کھلا رہا ہے۔ پھر انہیں کیا ضرورت پڑی کہ وہ اس میں روک ثابت ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا اکل الصائم ناسیاً او شرب ناسیاً فانما ھو رزق ساقہ اللہ الیہ ولا قضاء علیہ ولا کفارۃ۔

کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے۔ تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالےٰ نے اسے دیا نہ اس پر قضا ہے نہ کفارہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن کلی کی غرض سے مونہہ میں پانی ڈالا۔ اور پانی اندر چلا گیا۔ تو روزہ ٹوٹ جائے گا تو اس کی قضا ضروری ہوگی۔ لیکن نہ وہ گنہگار ہے۔ اور نہ اس پر کفارہ ہے۔

## جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔ یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینے کی استطاعت نہ ہوں۔ تو اسے اللہ تعالےٰ کے رحم اور اسکے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور دہائی دینے لگا۔ یا حضرت میں ہلاک ہو گیا۔ حضور نے دریافت فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا ہے۔ اس نے عرض کی۔ حضور روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ پھر حضور نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے اس نے کہا حضور نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا۔ اور شہوانی جوش کو روک سکتا۔ تو یہ غلطی ہی کیوں سرزد ہوتی۔ حضور نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضور نے فرمایا تو پھر بیٹھو اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجور کی لے آیا۔ آپ نے فرمایا اٹھا لے اسے اور کھلا دے یہ مسکینوں کو۔ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا۔ مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہو گا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضور اس کی اس عرض پر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ اور فرمایا جاؤ اپنے اہل وعیال کو ہی کھلا دو

## وہ امور جن کے متعلق عوام سمجھتے ہیں کہ ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

پچھنے لگوانا۔ قے آنا۔ دن کو سرمہ لگانا معمولی اپریشن کرانا کلوروفارم سونگھانا روزہ کی حالت میں ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ انہیں پسند نہیں سمجھا گیا۔ اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ان کے علاوہ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا۔ خوشبو لگانا۔ ڈاڑھی اور سر میں تیل لگانا۔ بار بار نہانا۔ آئینہ دیکھنا۔ مالش کرانا۔ پیار سے بوسہ لینا۔ ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے۔ اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے

## مرض اور سفر کی حالت میں روزہ

روزہ کا اجر عظیم ہے۔ اور امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کو دعا مانگنی چاہیئے۔ کہ

"الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر تقدیر الٰہی غالب آئے اور انسان بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جائیگی کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے روزے رکھیں گے"

بہر حال بیمار ہونے یا سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر یعنی سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے:۔

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے۔ تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالےٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے اللہ تعالےٰ کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔"

علاوہ ازیں حائضہ اور نفاس والی عورت بھی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ ایسے ہی حاملہ اور دودھ پلانے والی بھی روزہ نہ رکھے۔ لیکن بعد میں جب یہ عذر نہ رہیں۔ یعنی بیمار تندرست ہو جائے۔ مسافر اپنے گھر پہنچ جائے یا کسی جگہ پندرہ یا پندرہ سے زائد دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لے۔ حائضہ حیض سے پاک ہو جائے۔ نفاس کے دن ختم ہو جائیں۔ حاملہ کے بچہ پیدا ہو جائے۔ یا دودھ پلانے والی دودھ پلانا بند کر دے۔ اس حالت میں ان لوگوں پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی۔ اور یہ روزے دوبارہ انہیں رکھنے ہوں گے۔

(باقی)

---

## (بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

اختتام کے کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں اول الذکر کی تو تائید قرآن کریم میں دوسری جگہ موجود ہے۔ مگر آخر الذکر کی تائید نہیں بلکہ جابجا تردید موجود ہے۔

مزید براں مودودی صاحب کی تاویل اس لئے بھی غلط ہے کہ خود ان کے اصول کے مطابق خاتم النبیین سے صاف صاف اور غیر مبہم طور سے یہ نہیں نکلتا کہ سلسلہ انبیاء کا اختتام ہو چکا ہے۔ بلکہ آپ کو بھی یہ مفہوم پیدا کرنے کے لئے لمبا اور پیچیدہ استدلال کرنا پڑا ہے۔ بلکہ یہ الفاظ غیر مبہم نہیں ہیں اس حقیقت سے بھی ثابت ہے کہ حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند تک بیسیوں علمائے اسلام نے ان الفاظ کے باوجود غیر تشریعی نبی کی آمد کے امکان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اعتراف کیا ہے۔

لہذا مسئلہ زیر بحث یہ نہیں کہ کیا قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی نبی آ سکتا ہے۔ بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں غیر مبہم الفاظ میں تنسیخ سلسلہ انبیاء کا اعلان فرمایا ہے؟ کم سے کم ایسے غیر مبہم الفاظ میں جیسا کہ خود مودودی صاحب کا مطالبہ ہے۔

(باقی)

# اسرائیلی حکومت کا قیام اور صحفِ سابقہ

## یاجوج کے ہاتھوں یہود کی تباہی

۱۶۸

(۴)

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پور)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہود کو دکھ دینے کے لئے قیامت کے دن تک خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو کھڑا کرتا رہے گا۔ جو ان کو ذلیل کن عذاب دیں گے۔ (سورہ اعراف آیت نمبر ۱۶۷)

حضرت یرمیاہ نبی یہی فرماتے ہیں:-

خداوند نے اس نسل کو جس پر اس کا قہر بھڑکا تھا۔ مردود کیا اور ترک کر دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا وہ شرمندہ ہوئے؟ جب انہوں نے مکروہ کام کئے۔ نہیں وہ ذرا شرمندہ نہ ہوئے۔ انہوں نے خجالت کو نہ جانا۔ اس لئے وہ گرجانیوالوں کے ساتھ گر جائیں گے۔ خداوند فرماتا ہے۔ میں ان کو سراسر فنا کر دوں گا۔ ان کے تاک میں انگور نہ ہوں گے۔ اور انجیر کے درختوں میں انجیر نہ ہوں گے۔ اور پتے بھی سوکھ جائیں گے اور میں ان کے لئے وہ لوگ مقرر کر دوں گا۔ جو انہیں پامال کرتے رہیں گے۔ (ملاحظہ ہو صحیفہ یرمیاہ نبی ۸ باب ۱۳، ۱۲، ۲۹)

ناظرین کرام! تاریخ عالم آپ کے سامنے ہے۔ اس نوشتۂ تقدیر کے مطابق یہود ہر زمانہ میں ٹھوکریں کھاتے رہے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اس سلسلۂ عذاب کی آخری کڑی ہٹلر تھا۔ جو پچاس لاکھ یہود کی تباہی اور بربادی کا ذمہ دار ہے۔ لیکن قرآن مجید اور صحف سابقہ کی پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سلسلۂ عذاب قیامت تک کے لئے ممتد ہے۔ ہر زمانہ میں یہود پر عذاب کا کوڑا برسانے والے موجود رہیں گے۔ ہاں یہود کا جو حصہ حق کی طرف رجوع کرتا رہے گا وہ اس عذاب سے بچ جائے گا۔

صحف سابقہ کی پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہود کو ایک بہت بڑا عذاب یاجوج کے ذریعہ دیا جائے گا۔ جو روس اور ماسکو کا فرمانروا ہوگا۔ ان پیشگوئیوں میں روس کو اسرائیل کا شمالی دشمن قرار دیا گیا۔ آج بظاہر روس اسرائیل کا دوست اور پشت پناہ ہے۔ لیکن در اصل وہ یہود کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اسرائیلی سرمایہ داری اور روسی کمیونزم میں دوستی محض سراب نظر ہے۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ یاجوج کے ذریعہ یہود کے لئے جو عذاب مقدر ہے۔ اس کے متعلق صحف سابقہ میں لکھا ہے۔ کہ سب انبیاء بنی اسرائیل آخری زمانہ کے اس عذاب کی خبر دیتے آئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اے یاجوج تو میرے لوگوں اسرائیل پر چڑھ آئیگا اور زمین کو بادل کی طرح چھپا لیگا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خداوند فرماتا ہے۔ کیا تو وہی نہیں۔ جس کی بابت میں نے قدیم زمانہ میں اپنے خدمتگذار انبیائے بنی اسرائیل کی معرفت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فرمایا تھا۔ کہ میں تجھے اسرائیل پر چڑھا لاؤں گا۔ (ملاحظہ ہو حزقی ایل ۳۸ / ۱۶، ۱۷)

چنانچہ اس وقت انبیائے بنی اسرائیل کے صحیفے ہمارے سامنے ہیں۔ ان میں بار بار یہ ذکر ہے۔ کہ یاجوج یا شمال میں رہنے والا دشمن آئے گا۔ وہ اسرائیل پر جو کہ فلسطین میں ساری دنیا سے سمٹ سمٹا کر بس جائیں گے۔ چڑھ دوڑے گا۔ یہود کا ایک حصہ تباہ ہو جائے گا۔ یہ سب واقعات اس عالمگیر جنگ کی کڑی ہوں گے۔ جو آخری زمانہ میں برپا ہوگی۔ اس قسم کی چند پیشگوئیاں درج ذیل ہیں:-

### حضرت حزقی ایل نبی کی پیشگوئی

یہ ایک طویل پیشگوئی ہے۔ جو کہ صحیفہ حزقی ایل ۳۸ و ۳۹ باب میں ملتی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یاجوج جو کہ روس اور ماسکو کا فرمانروا ہوگا۔ بہت بڑی طاقت بن جائے گا۔ وہ سرمایہ داری کا دشمن ہوگا۔ وہ دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو اپنے ساتھ شامل کر کے ایک گروپ بنائے گا۔ اور خود ان کا سردار بن جائے گا۔ ہر قسم کی طاقت حاصل کرنے کے بعد اسرائیل کی زمین پر بلاد شمالیہ سے اڑ کر یوں حملہ آور ہوگا۔ جیسے بادل امڈے چلے آتے ہیں۔ یا جیسے آندھی آناً فاناً پھیل جاتی ہے۔ وہ ان بنی اسرائیل کو جو ساری دنیا سے فلسطین میں فراہم کئے گئے ہیں۔ عذاب دیگا۔ یہ جنگ یہیں تک محدود نہ ہوگی۔ بلکہ عالمگیر صورت اختیار کر جائے گی۔ جہاں اسرائیل کی زمین پر ایک زلزلہ طاری ہوگا۔ وہاں سارے انسان جو روئے زمین پر ہیں۔ خوف و ہراس سے تھر تھرا اٹھیں گے۔ بالآخر یاجوج شام و فلسطین کے ملک میں شدید بارش بڑے بڑے اولوں آگ اور گندھک کے عذاب سے تباہ و برباد ہوگا۔ اور اکثر بنی اسرائیل بھی اپنے گناہوں سے توبہ کریں گے۔ حق کو قبول کریں گے۔ اور اپنے خدا کو پہچان جائیں گے۔

### حضرت یرمیاہ نبی کی پیشگوئی

حضرت یرمیاہ نبی بڑی وضاحت سے یہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ شمال کا یہ دشمن اسرائیل کو عذاب دینے کے لئے بلاد شمالیہ سے آئے گا۔ اور اس زمانہ میں ایسی جنگ ہوگی۔ جو کہ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔

(ا) چنانچہ اس پیشگوئی میں پہلے تو یہ ذکر ہے۔ کہ بنی اسرائیل مل کر فلسطین میں جمع ہوں گے۔

(ب) اس کے بعد یہود کو عذاب دیئے جانے کا ذکر ایں الفاظ کیا گیا۔

اے یہوداہ کے لوگو۔ اے یروشلم کے باشندو۔ خداوند کے لئے اپنا ختنہ کراؤ۔ اور اپنے دل کی کھلڑی اتار پھینکو۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری بدکرداریوں کے باعث میرا قہر آگ کی مانند شعلہ زن ہو۔ اور ایسا بھڑکے کہ کوئی اسے بجھا نہ سکے۔

یہوداہ میں اشتہار دو۔ اور یروشلم میں اسکی منادی کرو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ میں ایک بلا کو اور ہلاکت شدید کو شمال کی طرف سے لاتا ہوں۔ شیر ببر جھاڑی سے نکلا۔ اور قوموں کے ہلاک کرنے والے نے بند توڑ ڈالا۔ وہ اپنی جگہ سے نکلا۔ کہ تیری زمین کو ویران کرے۔ تیرے شہر ایسے اجاڑ ہوں گے۔ کہ وہاں انسان نام کو نہ رہیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھ وہ یوں چڑھیگا۔ جیسے بدلیاں اور اسکی گاڑیاں۔ جیسے بگولے۔ اس کے گھوڑے عقابوں سے تیز تر ہوں گے۔ واویلا ہم پر کہ ہم برباد ہو گئے۔" (یرمیاہ ۴ باب)

اس کے بعد اس عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں کا نقشہ یوں کھینچا گیا۔ میں نے سرزمین کو دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ویران و سنسان ہے۔ افلاک کو دیکھا۔ کہ بے نور ہیں۔ میں نے پہاڑوں پر نگاہ کی۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ کانپ گئے۔ اور سارے ٹیلے زور سے ہلے۔ میں نے نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ کوئی آدمی نہیں۔ اور سب ہوائی پرندے اڑ کر بھاگ گئے۔ میں نے دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ سیراب زمین دشت ہو گئی۔ اور خداوند کے قہر کے باعث شہر برباد ہو گئے۔"

(یرمیاہ ۴ باب)

(ج) یہود پر شمالی دشمن کے حملہ کا ذکر یرمیاہ نبی ایک دوسری جگہ یوں کرتے ہیں:-

"دوسری بار خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ اور اس نے کہا۔ کہ تو کیا دیکھتا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ ابلتی ہوئی دیگ دیکھتا ہوں۔ جس کا منہ شمال کی طرف ہے۔ تب خداوند نے مجھے فرمایا کہ شمال کی طرف سے وہ آفت آوے گی۔ جو اس سرزمین کے سارے باشندوں کے لئے ہوگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھو میں شمالی بادشاہتوں کے سارے خاندانوں کو بلاؤں گا۔ وہ آویں گے۔ اور ہر ایک اپنا اپنا تخت یروشلم کے پھاٹکوں کے مدخل پر اور اسکی سب دیواروں کے گرداگرد اور یہوداہ کے تمام شہروں کے مقابل قائم کریگا۔ یرمیاہ ۱ / ۱۳ تا ۱۶

نوٹ:- حزقیال ۳۸ و ۳۹ باب سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ شمالی دشمن سے مراد یاجوج یعنی روس اور ماسکو کا فرمانروا ہے۔

### حضرت دانی ایل نبی کی پیشگوئی

حضرت دانی ایل پیشگوئی کرتے ہیں۔ کہ ایک عالمگیر جنگ برپا ہوگی۔ اس جنگ میں شاہ شمال یعنی فلسطین میں داخل ہو کر تباہی مچائے گا۔ پیشگوئی کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"آخر زمانہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شاہ شمال رتھ سوار اور بہت سے جہاز لے کر گرد باد کی مانند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چڑھ آوے گا۔ اور ان سرزمینوں میں داخل ہوگا۔ امڈیگا۔ اور گذر جائے گا۔ اور سرزمین جلیل (شام، فلسطین وغیرہ) میں بھی داخل ہوگا۔ اور بہت گرائے جائیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آخر وہ اپنی اجل کو پہنچیگا۔ اور اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ یہ وقت ایسی تکلیف کا ہوگا۔ کہ امت کی ابتدا سے لے کر اب تک کبھی نہ ہوا تھا۔

(دانی ایل ۱۱ باب کا آخر و بارہ باب کا شروع)

### حضرت یوایل نبی کی پیشگوئی

حضرت یوایل نبی عالمگیر جنگ کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ یہ جنگ فلسطین کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ بالآخر لکھا ہے کہ "شمال کا دشمن تباہ و برباد ہوگا۔ جس کے باعث شدید بدبو پھیل جائے گی۔ اور گندگی پیدا ہو جائیگی۔ کیونکہ اس نے اپنے خدا کی بہت بڑی گستاخی کی۔" (یوایل نبی کا صحیفہ پہلا و دوسرا باب)

یاجوج ماجوج کی تباہی کا نقشہ حدیث میں بھی اسی رنگ میں کھینچا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

(باقی)

---

## درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے عبد المجید سلمہ بعمر ۲½ سال کی گرنے کی وجہ سے بائیں ٹانگ کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز ملک بشیر احمد صاحب فلائٹ لفٹیننٹ کی بچی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اسکی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ مرزا عبد الرؤف دار الفضل میڈیکل ہال کیمبل پور۔ (۲) خاکسار کو درد گردہ اور بخار پیشاب کی بندش ہو جاتی ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ خاکسار کے چار بچے بھی بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرحمٰن مہاجر احمدی محلہ مسجد فضل قادیان حال مقیم ڈسکہ خاص وارڈ ۷ مکان نمبر ۱۹۱ ضلع سیالکوٹ (۳) میرا بچہ عرصہ تین چار ماہ سے مختلف امراض سے بیمار رہتا ہے۔ احباب کی خدمت میں بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور باصحت درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ قمر الدین احمد جنجوعہ بلڈھ راولپنڈی۔ (۴) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے سخت تکلیف دہ اور مہلک امراض میں مبتلا ہیں۔ صحتیابی اور جلد شفایابی کے واسطے عاجزانہ دعا کی گذارش ہے۔ محتاج دعا خاکسار سید مشتاق احمد عفی عنہ۔

165

# شیخوپورہ میں دینی تعلیم کا انتظام

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۵۰ء سے مکرم بابو غلام رسول صاحب چیف گڈس کلرک ریلوے کی نیک خواہش پر ان کی کوٹھی ریلوے روڈ شیخوپورہ میں ایک تعلیمی کلاس کھولی گئی۔ جس میں احمدی بچیاں بعد نماز ظہر ڈیڑھ گھنٹہ تک قرآن مجید باترجمہ اور کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مضمون نویسی مجھ سے سیکھ رہی ہیں تبلیغی مسائل بھی سمجھائے جاتے ہیں۔ اس انتظام کے علاوہ بابو صاحب موصوف کے اور بھی دس بچے دینیات پڑھ رہے ہیں۔ اور ایک بیوہ احمدی مہاجر بہن کے تین بچے بھی بابو صاحب پڑھوا رہے ہیں۔ اور بھی دیگر احباب کے چھ بچے اس مکتب میں داخل ہیں۔ کل بیس تک احمدی بچے اس تعلیم میں شامل ہو کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان سب کی تعلیم کے معاوضہ میں جناب چوہدری انور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اور بابو صاحب موصوف استاد کی حسب توفیق کافی مدد کر رہے ہیں۔ بابو صاحب نے استاد کے اہل وعیال کے لئے مکان بھی مفت مہیا کیا ہے۔ نیز پنجگانہ نماز اور درس کا انتظام بھی بابو صاحب کی کوٹھی پر ہی باقاعدہ ہے

بابو صاحب موصوف کچھ عرصہ سے درد بازو کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ایسے نافع الناس وجودوں کو صحت کاملہ اور عمر دراز عطا فرمائے۔ قریشی محمد حنیف قمر سیکرٹری تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ شیخوپورہ

## کیا آپ جانتے ہیں؟

— حکومت پاکستان نے کراچی کے کالجوں میں تعلیم پانے والے نادار مستحق طلباء کے لئے ۲۰ خاص وظیفے مقرر کئے ہیں۔

— دنیا کی فی کس غذائی پیداوار قبل از جنگ کی پیداوار سے اب بھی ۳ فیصدی کم ہے۔

— فلسطین کے تقریباً ۱۳۲۰۰۰ عرب مہاجرین لبنان کے علاقہ میں ہیں۔

— ریلوں کے تیسرے اور درمیانی درجے کے نئے ڈبوں میں بجلی کے پنکھے لگائے جائیں گے۔ ان درجوں کے موجودہ ڈبوں میں بھی پنکھے لگانے کا امکان زیر غور ہے۔

— مشرق اور مشرق بعید کے ۸۰ فیصدی باشندوں کی زندگی کا دارومدار کھیتی باڑی پر ہے۔

## وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۰۷۸۵ میں محمد شمس الرحمٰن ولد مولوی محمد سبحان صاحب عمر ۳۰ سال ساکن تیج تری بازار ڈاک خانہ تیج گاؤں ضلع ڈھاکہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان جو ۳۰ ڈیسمل زمین واقع ہے۔ جو قیمتی ۳۰۰۰ روپے۔ اس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ میں اپنے حصہ کی جائداد مذکورہ کے اور آمد ماہوار مبلغ -/۲۰۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہوار آمد کا حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شمس الرحمٰن۔ گواہ شد۔ محمد عبید الرحمٰن۔ گواہ شد۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۲۷۵۶ میں ماسٹر رحمت اللہ ولد میاں جان محمد صاحب عمر ۳۷ سال ساکن قادیان حال حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اراضی سولہ مرلہ واقع قادیان محلہ دارالاحسان قیمتی ۸۰۰ روپے ہے۔ اور ماہوار آمد تنخواہ مبلغ ۹۵ روپے ہے۔ اس کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ۱/۱۰ حصہ کی کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ ماسٹر رحمت اللہ ۱۲/۱۱ صدر حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد۔ عظیم الدین سوداگر چرم۔ گواہ شد احسان اللہ ابراہیم خان بیراج مختار کار حیدرآباد سندھ

## پتے درکار ہیں

حسب ذیل اصحاب کچھ عرصہ ہوا ربوہ میں رہائش رکھتے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہاں سے ترک سکونت کر گئے ہیں۔ جہاں کہیں اب رہائش رکھتے ہوں۔ اپنے مکمل پتوں سے دفتر بیت المال کو مطلع فرمائیں۔ اگر کوئی اور صاحب ان کے متعلق اطلاعات دے سکیں تو بھی باعث شکریہ ہوگا (ناظر بیت المال ربوہ)

چوہدری نعمت اللہ صاحب ایس ڈی او ماسٹر کرامت اللہ صاحب
چوہدری معراج الدین سب انسپکٹر بنک
برکت علی صاحب
مستری محمد حسن صاحب
سید محمد ابراہیم صاحب
حسن دین صاحب
منشی علی بخش صاحب
چوہدری بشیر الدین صاحب
شیخ قدرت اللہ صاحب
چوہدری علی محمد صاحب انسپکٹر بنک
چوہدری فضل کریم صاحب
بابا فقیر محمد صاحب
اللہ رکھا صاحب
مرزا رحمت اللہ صاحب سوپ فیکٹری
عبد المجید صاحب محرر چونگی
شیخ محمد امین صاحب
چوہدری عبد الکریم صاحب
شیخ اشتیاق علی صاحب
چوہدری فضل کریم صاحب
عبد اللطیف صاحب پی این جی
غلام رسول صاحب
عبد الواحد صاحب
میاں محمد شریف صاحب





## امراء جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں

جملہ امراء جماعت ہائے احمدیہ جو کہ ہندوستان میں ہیں کے پتہ جات کی دفتر ہذا کو فوری طور پر سخت ضرورت ہے۔

جملہ امراء کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے پتہ جات دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور۔ (پاکستان)

## فوری ضرورت

دفتر ہذا میں چند کلرکوں کی فوری ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں دفتر ہذا میں بھجوا دیں یا دفتر میں صبح ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک تشریف لا کر گفتگو کریں۔ امیدوار کے لئے ٹائپ کی سپیڈ ۴۰ الفاظ فی منٹ ہونا لازمی ہے
وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور

درخواست دعا۔ میری بچی آمنہ بیگم چند روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ بچی کی صحت کے لئے دعا فرماویں (خاکسار محمد یوسف حوالدار کلرک دفتر وکیل التجارت لاہور)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے پی سی ایس ایڈیشنل سب جج بہادر درجہ اول راولپنڈی

بمقدمہ ۱۲/۱۹۵۰

دی ٹریڈرز بنک لمیٹڈ بارشی رام روڈ انارکلی لاہور
مدعی ........ بنام
شبیر احمد خان ولد عالم شیر خان قوم افغان سکنہ املاک دلبیراج سید پور روڈ راولپنڈی مشتہر
دعویٰ ۹/۱۰/۳۱ ۲۶ روپیہ سوا آنہ مدعا علیہ

ہرگاہ عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ کی عام ذرائع سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اسلئے مدعا علیہ کو بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بمورخہ ۲۷/۶/۵۰ بوقت ۸ بجے صبح ہماری عدالت میں بمقام راولپنڈی حاضر اصالتاً یا وکالتاً ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

12/6/50

دستخط حاکم — مہر عدالت

## ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
## کعبہ کو پہنچتی رہیں ربوہ کی دعائیں

مرکز پاکستان کی بنیاد ان مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی ہے۔ جس کی آمد کی بشارت سابقہ مقدس کتب میں بہت پہلے سے دی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور مصلح موعود کے رویا اور کشوف سے بصاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ہجرت ہوگی۔ اور اس کے بعد نیا مرکز بنے گا۔ پس کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جو اس نئے مرکز کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔ ابھی وقت ہے۔ کہ انسان اس میں حصہ لے کر ایک بہترین یادگار قائم کر سکتا ہے جس سے آنے والی نسلیں اپنے ایمان کو تازہ کیا کریں گی۔ پس وہ دوست جنہوں نے ابھی تک تعمیر مرکز میں مالی حصہ نہیں لیا۔ وہ حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں اور جنہوں نے وعدہ کیا ہے وہ اپنا اپنا وعدہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ آپ کو بروقت آگاہ کر دیا گیا ہے۔

(نظارت بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

## جلسہ پیشوایانِ مذاہب

(از دفتر تبشیر تحریک جدید)

مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب بورنیو سے بذریعہ خط تحریر فرماتے ہیں کہ وہاں اس سال بھی جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ مختلف مذاہب کے مبلغین کو دعوت دی گئی کہ وہ جلسہ میں تشریف لا کر اپنے اپنے مذہب کے بانی کے سوانح حیات پر تقریر کریں۔ جب عیسائی مبلغوں سے درخواست کی گئی تو انہوں نے جلسہ میں شرکت کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ ان "دشمن سے محبت رکھنے والوں" کا اس قسم کے صلح کن اجلاس میں شرکت سے انکار نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔

ان کے علاوہ دو ہندو اور ایک سکھ مقرر نے جلسہ میں شرکت کی دعوت کو قبول کر لیا۔ اور وقت مقررہ پر تشریف لا کر ایک ہندو دوست نے بدھ علیہ السلام کی سوانح حیات پر اور دوسرے نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تیسرے سکھ دوست نے حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کی سیرت پر تقاریر فرمائیں۔ ان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسیح ناصری اور کرشن علیہ السلام کی سیرت پر بھی تقاریر کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو ہندوؤں کی ہدایت کا موجب بنا دے۔

## تین قابل قدر کتب

دعوۃ الامیر:- مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ جماعت احمدیہ کے عقائد اور طریق تبلیغ پر بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں وہ سب ضروری مسائل آ جاتے ہیں جن کی دوران تبلیغ میں ضرورت پیش آتی ہے۔ غیر احمدی احباب کو تبلیغ کرنے کے لئے اور ان کو مطالعہ کرنے کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت -/-/۳ مجلد -/۸/۴

(۲) خاتم النبیین حصہ سوم (جلد اول) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے یہ کتاب غزوہ بنو قریظہ کے بعد سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی خطوط تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ طرز تحریر سادہ۔ عام فہم اور دلکش ہے مستشرقین کے اعتراضات کا رد مدنظر رکھ کر کتاب لکھی گئی ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب عمدہ قیمت ۴/ مجلد ہے۔

(۳) ایک تبلیغی خط:- مصنفہ مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ ایک تبلیغی خط ہے۔ جس میں علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور دلائل پر روشنی ڈالنے کے قادیان سے ہجرت اور جہاد کے متعلق اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵/ ایک روپے میں چار۔ تینوں کتب مینیجر بکڈپو ربوہ ضلع جھنگ سے مل سکتی ہیں۔

(ناظر تالیف تصنیف)

# نقشہ اوقات سحری و افطاری

جس کو حکومت پنجاب کی مقرر کردہ رویت ہلال کمیٹی لاہور نے شائع کیا

## بابت رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۹ھ مطابق ماہ جون و جولائی سنہ ۱۹۵۰ء

| ایام | تاریخ قمری | تاریخ شمسی | آخر وقت سحری گھنٹہ | آخر وقت سحری منٹ | وقت افطار گھنٹہ | وقت افطار منٹ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اتوار | ۱ | ۱۸ | ۳ | ۴۹ | ۷ | ۳۹ |
| پیر | ۲ | ۱۹ | ۳ | ۴۹ | ۷ | ۳۹ |
| منگل | ۳ | ۲۰ | ۳ | ۴۹ | ۷ | ۳۹ |
| بدھ | ۴ | ۲۱ | ۳ | ۴۹ | ۷ | ۴۰ |
| جمعرات | ۵ | ۲۲ | ۳ | ۴۹ | ۷ | ۴۰ |
| جمعہ | ۶ | ۲۳ | ۳ | ۴۹ | ۷ | ۴۰ |
| ہفتہ | ۷ | ۲۴ | ۳ | ۵۰ | ۷ | ۴۰ |
| اتوار | ۸ | ۲۵ | ۳ | ۵۰ | ۷ | ۴۱ |
| پیر | ۹ | ۲۶ | ۳ | ۵۰ | ۷ | ۴۱ |
| منگل | ۱۰ | ۲۷ | ۳ | ۵۰ | ۷ | ۴۱ |
| بدھ | ۱۱ | ۲۸ | ۳ | ۵۱ | ۷ | ۴۱ |
| جمعرات | ۱۲ | ۲۹ | ۳ | ۵۱ | ۷ | ۴۱ |
| جمعہ | ۱۳ | ۳۰ | ۳ | ۵۲ | ۷ | ۴۱ |
| ہفتہ | ۱۴ | یکم جولائی | ۳ | ۵۳ | ۷ | ۴۱ |
| اتوار | ۱۵ | ۲ | ۳ | ۵۳ | ۷ | ۴۱ |
| پیر | ۱۶ | ۳ | ۳ | ۵۴ | ۷ | ۴۱ |
| منگل | ۱۷ | ۴ | ۳ | ۵۴ | ۷ | ۴۱ |
| بدھ | ۱۸ | ۵ | ۳ | ۵۵ | ۷ | ۴۱ |
| جمعرات | ۱۹ | ۶ | ۳ | ۵۶ | ۷ | ۴۱ |
| جمعہ | ۲۰ | ۷ | ۳ | ۵۷ | ۷ | ۴۱ |
| ہفتہ | ۲۱ | ۸ | ۳ | ۵۷ | ۷ | ۴۱ |
| اتوار | ۲۲ | ۹ | ۳ | ۵۸ | ۷ | ۴۰ |
| پیر | ۲۳ | ۱۰ | ۳ | ۵۸ | ۷ | ۴۰ |
| منگل | ۲۴ | ۱۱ | ۳ | ۵۹ | ۷ | ۴۰ |
| بدھ | ۲۵ | ۱۲ | ۴ | ۰ | ۷ | ۴۰ |
| جمعرات | ۲۶ | ۱۳ | ۴ | ۱ | ۷ | ۳۹ |
| جمعہ | ۲۷ | ۱۴ | ۴ | ۲ | ۷ | ۳۹ |
| ہفتہ | ۲۸ | ۱۵ | ۴ | ۲ | ۷ | ۳۹ |
| اتوار | ۲۹ | ۱۶ | ۴ | ۳ | ۷ | ۳۹ |
| پیر | ۳۰ | ۱۷ | ۴ | ۳ | ۷ | ۳۹ |

نوٹ:- (۱) اس نقشہ کی ترتیب میں علماء کرام و محکمہ موسمیات سے مشورہ کیا گیا ہے

(۲) مندرجہ ذیل شہروں کے اوقات میں حسب ذیل ترمیم واجب ہے

| نام شہر | برائے سحری | برائے افطار | نام شہر | برائے سحری | برائے افطار | نام شہر | برائے سحری | برائے افطار | نام شہر | برائے سحری | برائے افطار |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پشاور | ۱۸ـ | ۱۸+ | منٹگمری | ۸+ | ۳+ | جہلم | ۵ـ | ۶+ | | | |
| ایبٹ آباد | ۸ـ | ۱۱+ | ڈیرہ اسمٰعیل خاں | ۱۲+ | ۱۲+ | سیالکوٹ | ۶ـ | ۳+ | لائلپور | ۵+ | ۵+ |
| راولپنڈی | ۶ـ | ۱۰+ | مری | ۸ | ۱۰+ | ملتان | ۱۷+ | ۸+ | | | |

المشتہر

سید سعید جعفری ڈپٹی کمشنر و کنوینر رویت ہلال کمیٹی۔ لاہور

## خیر سگالی کا ایک اور مشن آئیگا

راولپنڈی۔ ۱۹ر جون۔ ایک اطلاع کے مطابق پاکستان بھارت فرینڈشپ لیگ کے زیر اہتمام خیر سگالی کا ایک اور بھارتی مشن آئندہ مہینے کے اوائل میں پاکستان آئے گا۔ انڈین نیشنل کانگرس کے سابق جنرل سکرٹری اچاریہ جگل کشور اس کے لیڈر ہوں گے۔